قرآنی بیان

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے

3 اوصاف

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

30-June-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

30 جون، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے 3 اوصاف

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- .. حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا مُقَرَّب کون؟
- .. حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے 3 اوصاف
- .. حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اور محبتِ اِلٰہی
- .. ذِکْرُ اللہ سننے کے لئے سب کچھ قربان کر دیا

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:56)

ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

امام سخاوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قدر و منزلت بیان فرمائی ہے کہ اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا کرتا ہے اور فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجتے ہیں، پھر زمین والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجیں تاکہ زمین و آسمان میں ساری مخلوق آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا میں مشغول ہو جائے۔(1)

درود اُن پہ بھیجو سلام اُن پہ بھیجو
یہی مؤمنوں سے خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... القول البدیع، افراد الصلاۃ عن التسلیم ... الخ، صفحہ: 35 خلاصۃ۔

قَالَ اللّٰہُ جَلَّ شَانُہٗ (یعنی اللہ پاک نے فرمایا):

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

وَقَالَ فِیْ مَقَامٍ آخَر (اور اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا):

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! سُنّتِ ابراہیمی کی ادائیگی یعنی قربانی کے اَیّام جاری ہیں، خوش نصیب لوگ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کرنے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت کو ادا کرنے کے لئے راہِ خُدا میں جانور قربان کر رہے ہیں، جنہوں نے قربانی کی یا ابھی یہ سَعادت حاصِل کریں گے، اللہ پاک ان سب کی کوشش و محنت اور اس نیک عَمل کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے اور جو بیچارے قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، اللہ پاک اُنہیں بھی وسعت سے نوازے اور نیک نیّت کے ساتھ، خوش دِلی کے ساتھ قربانی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اے مسلماں! سُن یہ نکتہ درسِ قرآنی میں ہے | عظمتِ اسلام و مُسلِم صرف قربانی میں ہے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا مُقرَّب کون؟

پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، آیت:68 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ | ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک سب لوگوں سے زیادہ

هٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پارہ:3، آلِ عمران:68)	ابراہیم کے حق دار وہ ہیں جو ان کی اتباع کرنے والے ہیں اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ ایمان والوں کا مدد گار ہے۔

مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لفظِ اَوْلٰی کے 2 معنیٰ ہوتے ہیں: (1): قریبی (2): حق دار۔ اس آیتِ کریمہ میں قُرب والا معنیٰ بھی ہو سکتا ہے اور حق دار والا بھی، مطلب یہ بنے گا کہ اس دُنیا میں بھی اور قیامت والے دِن بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے قریب تَرِین اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے حق دار وہ لوگ ہیں، جو اُن کی پیروی کرنے والے ہیں۔[1]

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیتِ کریمہ سے 3 مسئلے معلوم ہوئے: (1): نبی کا قُرب اُن کی اطاعت سے حاصِل ہوتا ہے (2): مسلمان ہی سچّے ابراہیمی ہیں، اسی لئے تمام ابراہیمی سنتیں مثلاً؛ حج، قربانی، ختنہ، داڑھی وغیرہ اسلام میں موجود ہیں (3): تیسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں (یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں، نبیوں اور ولیوں) کے ساتھ نسبت اللہ پاک کی اعلیٰ نعمت ہے کہ جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ سچّی نسبت رکھتے ہیں،[2] آپ کی کامِل اتباع کرنے والے ہیں، اللہ پاک نے ان کے لئے فرمایا:

وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پارہ:3، آلِ عمران:68)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اللہ ایمان والوں کا مدد گار ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آیتِ کریمہ کے

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:68، جلد:3، صفحہ:532 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:68، جلد:1، صفحہ:496 بتغیر قلیل۔

اس حصّے کے تحت فرماتے ہیں: (معلوم ہوا؛ نیک) اَعْمال براہِ راست نجات کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ نیک اَعْمال قُرْبِ پیغمبر کا ذریعہ ہیں، قُرْبِ پیغمبر قُرْبِ خُدا کا وَسیلہ ہے اور قُرْبِ خُدا رحمت و مغفرت کا ذریعہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا: اگر ہم حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کا قُرْب چاہتے ہیں تو اس کے لئے اُن کی سیرت و کردار سے، اُن کی پاکیزہ عادات سے روشنی لینا اور اُن جیسے اعلیٰ اَوْصاف اپنانا بھی ضروری ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کے 3 اعلیٰ اَوْصاف

ہم نے بیان کی ابتدا میں پارہ:12، سورۂ ہُود کی آیت:75 کا کچھ حِصّہ سُننے کی سَعادت حاصِل کی، آیتِ کریمہ کے اس حِصّے میں رَبِّ کریم نے حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کے 3 اعلیٰ اَوْصاف بیان فرمائے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ۝۷۵ (پارہ:12، ھود:75)	ترجمہ کنزُ العرفان: **بیشک ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا رجوع کرنے والا ہے۔**

یہ 3 اَعلیٰ اَوْصاف ہیں: **(1):** حِلْم **(2):** اَوَّاہ اور **(3):** مُنِیب۔

حِلْم کسے کہتے ہیں...؟

حِلْم کا معنیٰ ہے: بُرْدباری، نَرْم دِلی، (***Tolerance***)۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: آدمی کو غُصَّہ آئے اور وہ کوشش کرکے، تکلف کے ساتھ، نفس کو مجبور کرکے غُصّے کو

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:68، جلد:3، صفحہ:535 بتغیر قلیل۔

دَبا دے تو اس عَمَل کو **كَظْمُ الْغَيْظ** (یعنی غُصَّہ پی لینا) کہا جاتا ہے، اگر بار بار اسی طرح غُصَّہ پینے کی مَشْق (**Practice**) کی جائے، کہ اگر غُصّہ آئے بھی تو اسے دبانے میں تکلف سے کام نہ لینا پڑے بلکہ بآسانی دَب جائے، اس کو حِلْم کہا جاتا ہے۔[1]

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا اعلیٰ وَصف کیا ہے؟ حِلْم۔ آپ بہت حِلْم والے تھے، جب بھی کوئی آپ کے ساتھ جہالت والا معاملہ کرتا تو آپ صبر و تحمل، نرمی اور برداشت کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے حِلْم کی ایک مثال

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا ایک چچا تھا: آزر۔ یہ کافِر و مُشْرِک تھا، خُود اپنے ہاتھوں سے مورتیاں بناتا، انہیں بیچتا بھی تھا اور ان کی پُوجا بھی کیا کرتا تھا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے ایک مرتبہ اسے نیکی کی دعوت دی اور بطور شفقت اسے چچا نہیں بلکہ والِد کہہ کر پُکارا، فرمایا: ۞ **اے میرے والِد!** تم کیوں ایسے کی عِبَادت کر رہے ہو جو نہ سُنتا ہے، نہ دیکھتا ہے، نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے ۞ **اے میرے والِد!** اللہ پاک نے مجھے اپنی پہچان عطا کی، میری طرف وحی فرمائی، مجھے عِلْم کی دولت سے نوازا، لہٰذا میری پیروی کرو! میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا ۞ **اے میرے والِد!** شیطان کے پیچھے نہ چل، بے شک شیطان رَبِّ رحمٰن کا بڑا نافرمان ہے ۞ **اے میرے والِد!** مجھے ڈر ہے کہ کہیں تجھ پر اللہ پاک کا عذاب نہ آجائے۔

غور فرمایئے! کیسا میٹھا اور پیارا انداز ہے، آپ نے اس مختصر نیکی کی دعوت میں اپنے

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، بیان فضیلۃ الحلم، جلد:3، صفحہ:218 خلاصۃً۔

چچا کو 4 بار والِد کہہ کر پُکارا، نرمی سے، پیار سے، نِرالے انداز میں اسے سمجھایا مگر آزر نے کیا جواب دیا؟ بولا:

اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ (پارہ:16، مریم:46)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا تُو میرے معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟ اے ابراہیم! بیشک اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا۔

اللہُ اَکْبَر! کیسا سخت لہجہ ہے، آزر نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے پُھولوں کے بدلے گویا آپ پر پتھر برسا دیئے یعنی اتنی پیار بھری نیکی کا ایسا کڑوا جواب دِیا مگر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے حِلْم پر قربان جایئے! آپ نے آزر کے ان زہریلے تیروں کے جواب میں پِھر پُھول برسائے، فرمایا:

سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ (پارہ:16، مریم:47)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بس تجھے سلام ہے عنقریب میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔

پھر آپ عَلَیْہِ السَّلام آزر کے لئے دُعائیں کرتے بھی رہے، آخر جب آپ پر واضِح کر دیا گیا کہ آزر کسی صُورت ایمان قبول نہیں کرے گا، وہ اللہ پاک کا دُشمن ہے، پھر آپ نے اس کے لئے دُعائے مغفرت کرنا چھوڑ دی۔ [1]

لفظوں کی آبرُو کو یُوں نہ گنوایئے کہ | جو مانتا نہیں اسے کہنا فضول ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:16، مریم، زیرِ آیت:47، جلد:6، صفحہ:114 خلاصۃً۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے حِلْم...!!حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پیار سے سمجھاتے ہیں اور آزر پتھر مارنے کی دھمکی دیتا ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پھر بھی اس کا بُرا نہیں مناتے بلکہ اس کے ساتھ نرمی اور حِلْم کے ساتھ ہی پیش آتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی حِلْم کی دولت نصیب فرمائے۔ ہمارے ہاں عموماً حِلْم اور برداشت کی کمی پائی جاتی ہے، بالخصوص سمجھانے کے مُعَاملے میں تو کچھ زیادہ ہی جلد بازی اور تیکھے پَن کا مظاہرہ کیا جاتا ہے ❁ والدین اپنی اَوْلاد کو سمجھاتے ہوئے غصے سے لال پیلے ہو جاتے ہیں ❁ بھائی بھائی کو سمجھائے ❁ گھر میں کسی کو نیکی کی دعوت دینی ہو ❁ باہَر کسی کو نیکی کی دعوت دینی ہو تو لوگ تیکھے جملے بولتے ہیں، مثلاً: ❁ تجھے لاکھ بار سمجھایا، سمجھتا ہی نہیں ہے ❁ کوئی عقل بھی ہے یا نہیں ہے ❁ دِماغ نہیں، سَر میں بُھوسا بھرا ہوا ہے وغیرہ جملے بول کر سامنے والے کو مزید نفرت دِلا دیتے ہیں اور اگر سامنے والا کوئی جواب دے دے، پھر تو بَس...!! ❁ دانت پیسیں گے ❁ مٹھیاں بھینچیں گے ❁ نہیں سنتے تو جاؤ بھاڑ میں ❁ مجھے غرض ہی کیا ہے، تمہیں سمجھانے کی ❁ تم ماننے والی مٹی سے بنے ہی نہیں ہو وغیرہ بَول کر نیکی کی دعوت کا رہا سہا اَثَر بھی ختم کر ڈالتے ہیں۔

کاش! ہمیں حِلْم کی دولت مل جائے ❁ سامنے والا غُصہ کرے، حِلْم اپنایئے! ❁ سامنے والا گالی دے، حِلْم اپنایئے! ❁ سامنے والا بُرائی سے پیش آئے، حِلْم اپنایئے! ❁ کوئی مارے پھر بھی حِلْم ❁ کوئی ستائے، پھر بھی حِلْم ❁ کوئی جہالت والا معاملہ کرے، پھر بھی حِلْم ❁ بس ہم حِلْم کو اپنی زندگی کا اُصول بنالیں، دیکھئے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زندگی میں سکون بھی آجائے گا، زبان میں تاثیر بھی آجائے گی، کردار میں حُسْن بھی آئے گا، عزّت میں بھی

اِضافہ ہوگا اور اللہ پاک نے چاہا تو آخرت میں بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے | میرے اخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسِطہ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے (1)

حِلْم کب تک اپنائیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اور بات بھی یاد رکھئے! حِلْم کا ایک قاعِدہ ہے، وہ یہ کہ جتنی سامنے والی کی جہالت بڑھے، اُتنا ہی ہمارا حِلْم بھی بڑھے۔ ہمارے ہاں اس کا اُلٹ ہوتا ہے، بندہ ایک حد تک تو برداشت کرتا ہے مگر سامنے سے جیسے جیسے جہالت، غُصّہ، طنز اور دِل آزاری والا رَوِیّہ بڑھتا ہے، اُسی حساب سے ہمارا حِلْم کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ غلط بات ہے، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پاکیزہ وَصف یہ ہے بلکہ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ بیان کی گئی کہ آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کوئی جتنا جہالت والا معاملہ کرے گا، آپ کا حِلْم اُتنا ہی بڑھتا چلا جائے گا۔ حدیثوں میں ایسے واقعات موجود ہیں کہ اَہْلِ کِتاب نے باقاعدہ آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس وَصف کی جانچ کی، جب انہوں نے دیکھا کہ واقعی آپ کے ساتھ جتنا جہالت کا معاملہ کیا جائے، آپ اُتنا ہی زیادہ حِلْم کا مُظاہرہ فرماتے ہیں تو جانچ کرنے والے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔(2)

حِلْم کے مختصر فضائل

کاش! ہمیں بھی حِلْم کی ایسی دولت مِل جائے...!! ❁ **حِلْم** اللہ پاک کی صِفَت ہے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:138۔

2 ...معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:332، حدیث:5002 خلاصۃً۔

❁ **حِلْم والا** اللہ پاک کا پسندیدہ اور پیارا بندہ بَن جاتا ہے ❁ فرشتے حِلْم والے کے مدد گار ہوتے ہیں ❁ **حِلْم والے** کی لوگ تعریف کرتے ہیں ❁ اور **حِلْم والا** آدمی بلند درجات تک پہنچ جاتا ہے ❁ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 5 چیزیں سُنّتِ انبیا ہیں، (اُن میں سے ایک) حِلْم ہے۔[1] ❁ ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک مسلمان **حِلْم** کے ذریعے دِن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔[2] ❁ ایک حدیثِ پاک میں ہے: روزِ قیامت مخلوق کو جمع کیا جائے گا، ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: فضیلت والے کہاں ہیں؟ یہ سُن کر کچھ لوگ اُٹھ کر جلدی سے جنّت کی طرف بڑھ جائیں گے، فرشتے اُن سے پوچھیں گے؟ تم جلدی جلدی جنّت کی طرف کیوں جا رہے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہی فضیلت والے ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری فضیلت کیا ہے؟ وہ کہیں گے: جب ہم پر ظُلْم کیا جاتا تو ہم صبر کرتے، ہم سے بُرا رَوِیّہ اختیار کیا جاتا تو ہم مُعَاف کرتے اور **جب ہم سے کوئی جہالت والا برتاؤ کرتا تو ہم حِلْم کا مُظَاہرہ کیا کرتے تھے۔**[3]

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے | میرے اخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[4]

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اَوَّاہ ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دوسرا وَصْف جو سورۂ ہُود کی

1 ...معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:324، حدیث:11282۔
2 ...معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:369، حدیث:6273۔
3 ...شُعَبُ الْاِیمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التجاوز...الخ، جلد:6، صفحہ263، حدیث:8086 بتغیر قلیل۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:138۔

آیت:75 میں ارشاد ہوا، وہ ہے: اَوَّاہٌ۔ اس کا لفظی معنیٰ ہے: بہت آہیں بھرنے والا۔

حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام اس وَصف میں بھی بہت کمال رکھتے تھے، آپ خوفِ خُدا کے سبب، اللہ پاک کی محبّت میں بہت آہیں بَھرتے، خوب گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کی آہ وزاری کی 2 مثالیں

اِحیاءُ عُلُومِ الدِّین میں ہے: اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو **خوفِ خُدا** کے سبب اس قدر رُوتے کہ ایک میل (تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر) کے فاصلے سے آپ کے سینے میں ہونے والی گڑ گڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔[1] اسی طرح جب آپ عَلَیۡہِ السَّلام پر **خوفِ خُدا** کا غلبہ ہوتا تو اس قدر روتے کہ اللہ پاک (آپ کی تسکین کی خاطِر) حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلام کو بھیجتا، حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلام عرض کرتے: اے ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام! (اللہ پاک فرماتا ہے) کیا آپ نے کبھی ایسا دوست دیکھا ہے جو اپنے دوست کو عذاب دیتا ہو؟ حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام یہ سُن کر فرماتے: اے جبرائیل! جب میں اپنی طرف نِگاہ کرتا ہوں تو یہ بُھول جاتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا خلیل ہوں۔[2]

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ ہے حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کی صِفَتِ اَوَّاہ۔ آپ بہت خوفِ خُدا والے، اللہ پاک کی محبّت میں، اس کے خوف میں بہت آہیں بھرنے والے تھے۔ کاش! حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کا صدقہ ہمیں بھی خوفِ خُدا کی دولت نصیب ہو جائے۔

ترے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم | ترے خوف سے یا خُدا یا اِلٰہی!

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الانبیاء...الخ، جلد:4، صفحہ:222۔
2 ...مِنۡہَاجُ الۡعَابِدِیۡن، العقبۃ الخامسۃ عقبۃ البواعث، اصل الثانی...الخ، صفحہ:316۔

خوفِ خُدا سے رونے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: جس بندۂ مؤمن کی آنکھ سے **خوفِ خُدا** کے سبب آنسو نکلے اگرچہ مکھی کے سَر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہِری حصّے کو پہنچیں تو اللہ پاک اس کے چہرے کو جہنّم پر حرام فرمادے گا۔[1]

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے
اللہ! مگر دِل سے قَساوت نہیں جاتی

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **خوفِ خُدا** سے رونے والا ہرگز جہنّم میں داخِل نہیں ہو گا یہاں تک کہ دُودھ تھن میں واپَس چلا جائے۔[2]

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جیسے تھن سے نکلا ہوا دُودھ واپس تھن میں جانا ممکن نہیں، ایسے ہی **خوفِ خُدا** سے رونے والے شخص کا دوزخ میں جانا نَاممکن ہے۔[3]

لائِق نار ہیں مرے اعمال | التجا یاخُدا کرم کی ہے[4]

کاش! ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب ہو، ہم جیسے سُنّتِ ابراہیمی کی ادائیگی کے لئے قربانی کرتے ہیں، کاش! ایسے ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا وَصف اپناتے ہوئے اَوَّاہ (یعنی خوفِ خُدا کے سبب

---

1 …شُعَبُ الْاِیمان، جلد:1، صفحہ:490، حدیث:802۔
2 …ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الغبار...الخ، صفحہ:415، حدیث:1633۔
3 …مرآۃُ المناجیح، جلد:5، صفحہ:436بتغیر قلیل۔
4 …وسائِلِ بخشش، صفحہ:141۔

بکثرت آہیں بھرنے والے، خوفِ خُدا میں خُوب رونے، آنسو بہانے والے) بن جائیں۔

ترے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم | ترے خوف سے یاخُدا یا اِلٰہی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام مُنِیْب ہیں

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا تیسرا وَصف جو قرآنِ کریم میں بیان ہوا، وہ ہے: مُنِیْب۔ یہ لفظ اِنَابَۃٌ سے بنا ہے اور اِنَابَۃٌ کا معنیٰ ہے: اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْکُلِّ اِلٰی مَنْ لَہُ الْکُلُّ سب کچھ چھوڑ کر صِرْف اُس کا ہو جانا جو سب کا مالِک ہے۔(2) اس لحاظ سے آیتِ کریمہ کا معنیٰ ہو گا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام دُنیا اور دُنیا کا سب کچھ چھوڑ کر، صِرْف اللہ پاک کی طرف رُجُوع کرنے والے ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اور محبّتِ اِلٰہی

اس معاملے میں تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نرالی ہی شان کے مالِک ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اللہ پاک کی محبّت میں جیسی قربانیاں پیش کی ہیں، ان کی مِثال نہیں ملتی۔ ❁ آپ جس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے، وہ کافِر قوم تھی، آپ کو حکم ہوا، اُنہیں نیکی کی دعوت دیجئے! آپ نے خُوب صبر و تحمل کے ساتھ، حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی، لوگوں نے مَعَاذَ اللہ! آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی، آپ کو ستایا گیا، آپ نے اللہ پاک کی رضا

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 بتقدم و تاخر۔

2 ...نَضْرَۃُ النّعیم، حرف الف، جلد: 3، صفحہ: 540۔

کی خاطِر اس کی کچھ پرواہ نہ کی ❁ اللہ پاک کی رضا کی خاطِر آپ نے نمرود کے خِلاف کلمۂ حق بلند فرمایا اور خطرات کے باوُجود اس پر ڈٹے رہے ❁ پِھر جب نمرود نے آپ کو مَعَاذَ اللہ! آگ میں ڈالنے کی کوشش کی تو آپ نے اس پر بھی صَبر کیا، یعنی اللہ کریم کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی پیچھے نہ رہے ❁ پِھر آپ کو اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے کا حکم ہوا، آپ نے اس کی بھی قربانی دی ❁ آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی وِلادت ہوئی، حکم ہوا: انہیں اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کو مکہ پاک چھوڑ آیئے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اللہ پاک کی رضا کے لئے یہ قربانی بھی پیش کی ❁ پِھر حکم ہوا: اپنے بیٹے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی قربانی پیش کیجئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے بیٹے کے گلے پر بھی چُھری رکھ لی۔ غرض: آپ کی سیرتِ پاک کو پڑھ کر ہر صاحِبِ عقل یہی فیصلہ کرے گا کہ یہ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے **ہر چیز کے مالِک یعنی اللہ پاک کی خاطِر سب کچھ قربان کر دیا۔**

ذِکْرُ اللہ سننے کے لئے سب کچھ قربان کر دیا

روایات میں ہے: (ہجرت کے بعد) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو اللہ پاک نے بہت سارا مال عطا فرمایا تھا، آپ کے ہاں بھیڑ بکریاں، اُونٹ گائے وغیرہ اتنے جانور تھے کہ ان کی حفاظت کے لئے آپ نے 5 ہزار کُتّے رکھے ہوئے تھے، ہر کُتّے کے گلے میں سُونے کے پٹے تھے، ایک مرتبہ آپ اپنے جانوروں کی دیکھ بھال فرما رہے تھے، اس وقت ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا اور ایک غار میں بیٹھ کر اللہ پاک کا ذِکْر کرنے لگا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے جب فرشتے کی آواز سُنی تو غار میں پہنچے، وہاں بیٹھ کر ذِکْرُ اللہ سننے لگے۔ کچھ دیر کے

بعد فرشتہ خاموش ہو گیا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میرے محبوب (یعنی اللہ پاک) کا ذِکر اور سُناؤ! فرشتے نے کہا: پہلے میں اپنی مرضی سے ذِکر کر رہا تھا، اب آپ کے کہنے پر کروں گا تو مجھے کیا دیں گے؟ آپ نے اپنی ساری بکریاں اُسے دے دیں۔ فرشتے نے دوبارہ ذِکر کرنا شروع کیا۔ آپ سنتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد فرشتہ پھر خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اَور ذِکر سُناؤ! فرشتہ بولا: اب کیا دیں گے؟ آپ نے اپنے سارے اُونٹ اسے دے دیئے۔ غرض؛ اسی طرح باری باری سارے جانور، اپنی ساری جائیداد، مکان، سب سامان دے دیا، آخر جب سب ختم ہو گیا تو فرشتے نے کہا: اب ذِکْرُ اللہ سُننے کے لئے کیا دیں گے؟ فرمایا: اب تُو مجھے ہی رکھ لے اور اللہ پاک کا ذِکر سُنا دے۔ تب فرشتے نے کہا: آپ اللہ پاک کے خلیل ہیں۔ اس دِن سے آپ کا لقب خلیلُ اللہ ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے: اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْکُلِّ اِلٰی مَنْ لَہُ الْکُلُّ یعنی سب کچھ چھوڑ کر صِرف اُس کا ہو جانا جو سب کا مالِک ہے۔ کاش! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے ہم بھی مُنِیْب بن جائیں۔ ہم بھی نفس کی خواہشات سے جان چُھڑائیں، دِل سے دُنیا کی محبّت نکالیں، مال کی محبّت سے پیچھا چُھڑائیں، دُنیا کی عارضی فانی عزّت، شہرت، عہدے و منصب کی طلب چھوڑیں، آخرت کی فِکر کریں، اللہ پاک کی رضا کے طلبگار بن جائیں۔ کاش! ہمارا سب سے پہلا اور آخری مقصد صِرف و صِرف اللہ و رسول کو راضی کرنا بَن جائے۔

تاج و تخت و حکومت مت دے | کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مژدہ | یااللہ! مِری جھولی بھر دے[2]

---

1 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:5، النسآء، زیرِ آیت:125، جلد:5، صفحہ:515 بتغیر قلیل۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت کب درست ہو گی؟

حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ لِمَ (یعنی کیوں)؟ اور کَیْفَ (یعنی کیسے)؟ نہیں جانتا (یعنی بندۂ مؤمن یہ نہیں دیکھتا کہ حکم کیوں دیا گیا؟ کیسے دیا گیا بلکہ ایک مسلمان صِرْف یہ دیکھتا ہے کہ حکم کس نے دیا؟ اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس کے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے تو بَس اب بندہ اس کو بجالاتا، اس پر اعتراض نہیں کرتا، چاہے سر دھڑ کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے، وہ اللہ و رسول کے حکم پر عَمَل کرتا ہے)۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نفسِ اَمّارہ شَر ہی شَر ہے، اگر آدمی مجاہدہ کرے (یعنی خود کو مشقت میں ڈالے، ہر حال میں اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرے تو آہستہ آہستہ) نفسِ اَمّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ بن جاتا ہے، جب نفسِ اَمّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ بن جائے تو آدمی اطاعت کرتا ہے، گُنَاہوں سے بچتا ہے، اس درجہ پر آکر نفسِ انسانی خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اس وقت انسان نفسانی خواہشات سے بچتا ہے، پُورے طور پر اللہ پاک پر بھروسہ رکھتا ہے اور یہی وہ درجہ ہے کہ جب انسان کی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت درست ہوتی ہے (یعنی اس درجہ پر پہنچ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بندہ سُنّتِ ابراہیمی پر عَمَل کرنے والا ہے)، اس وقت اللہ پاک بندے کی بے حساب مدد فرماتا ہے اور آخرت میں اسے بے حساب نعمتوں سے نوازتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے قربانی کا اَصْل سبق کہ ہم اللہ پاک کی کامِل اطاعت کریں، کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کو نہ دیکھیں، عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں بلکہ آنکھیں بند کر کے حکمِ

---

1 ...الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الاول، صفحہ: 14 خلاصۃً۔

شریعت پر عمل کریں، نفسانی خواہشات سے بچیں، نفسِ اَمَّارہ کی خباثتوں سے بچیں، اپنی اِصْلاح کریں یہاں تک کہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

محیط دِل پہ ہوا ہائے نفسِ اَمّارہ | دِماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یارَبّ!
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے | ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارَبّ![1]

خواہشاتِ نفس سے بچئے!

حدیثِ پاک میں ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ تم میں کوئی بندہ اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے (دِین) کے تابع نہ ہو جائیں۔[2]

عُلَمائے کرام اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: بندے پر لازِم ہے کہ اللہ و رسول سے ایسی محبّت کرے کہ وہ محبّت اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبر داری پر اُبھارے اور گُناہوں کے رستے میں رُکاوٹ بنے۔[3]

اللہ پاک ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے، ہم جانوروں کی قربانی کریں، ضرور کریں، ساتھ ہی ساتھ نفسِ اَمّارہ کی بھی قربانی دیں، نفسانی خواہشات کی بھی قربانی دیں، اپنے اندر کی مَیں، اپنے اندر کا لالچ، دُنیا کی محبّت وغیرہ کو بھی قربان کر دیں، کاش! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے ہم اللہ پاک کے حقیقی فرمانبر دار اور اس کی رضا کے طلبگار بندے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:78۔

2 ... السُّنَّۃ لابن ابی عاصم، باب ما یجب ان کون... الخ، جز:1، صفحہ:46، حدیث:15۔

3 ... جامع العلوم والحکم، صفحہ:397، حدیث:41۔

نیک اعمال (Naik Amal) موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال (Naik Amal)** یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے، اس ایپلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لئے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ❁ اس کو 6 مختلف زبانوں ❁ انگریزی ❁ اردو ❁ ہندی ❁ بنگلہ ❁ گجراتی اور ❁ سندھی میں استعمال کیا جا سکتا ہے ❁ اس میں مختلف نیک اَعْمَال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ❁ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کرکے اپنے اَعْمَال کا جائزہ لیجئے، اس کے مُطَابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہوجائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! ایک شرعی مسئلہ سنتے ہیں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلطی کی نشاندہی)

مسئلہ: ہر صاحِبِ نصاب پر (علیحدہ اپنی طرف سے) قربانی واجِب ہے۔[1]

وضاحت: لوگ یہ بڑی غلطی کرتے ہیں: ❁ بعض دفعہ گھر میں ایک سے زیادہ مثلاً والِد پر الگ، بیٹوں پر الگ، بھائی بہنوں پر الگ قربانی واجِب ہورہی ہوتی ہے مگر علمِ دِین کی کمی کے سبب ایک ہی بکرا خرید کر سب کی طرف سے قربانی کر دی جاتی ہے۔ ظاہِر ہے

1 ...دُرِّ مختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، صفحہ: 139 ملتقطاً۔

بکرے میں صِرف ایک ہی حِصّہ ہوتا ہے، اس کے 7 حِصّے نہیں ہو سکتے، لہٰذا ایک ہی بکرا سب کی جانِب سے قربان کر دینے سے کسی کا بھی واجِب ادا نہیں ہوتا۔ ❁ ہاں! بالفرض گھر میں 7 افراد پر قربانی واجِب ہو تو بڑا جانور لے کر ساتوں کی جانِب سے ذَبح کیا تو سب کی قربانی ہو جائے گی۔ ❁ ایسے ہی کسی دوسرے زِندہ آدمی (مثلاً والدین، عزیز رشتے دار وغیرہ) کی طرف سے قربانی کر دی، تب بھی یہ قربانی اسی کی طرف سے ہو گی، اپنا واجِب ادا نہیں ہو گا۔ لہٰذا جس پر قربانی واجِب ہو، اسے چاہیے کہ خاص اپنی ہی طرف سے علیحدہ قربانی کرے یا بڑے جانور میں اپنا الگ حِصّہ مِلائے۔ ابھی قربانی کے دِن باقی ہیں، خُدا نخواستہ کوئی ایسی غلطی کر بیٹھا ہو تو اسے چاہیے کہ جانور خرید کر اپنا واجِب ادا کر لے۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا رَافِعُ

جو کوئی روزانہ 20 بار یَا رَافِعُ پڑھا کرے گا، اُس کی مراد پوری ہو گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 249۔